2425 ـ ختنہ كرنے كى مصلحت اور فوائد اس كى درد سے زيادہ مفيد ہے

سوال

كيا ختنہ كرانے ميں بہت زيادہ مصلحت اور فوائد پائے جاتے ہيں تا كہ ميں اپنے بچے كا ختنہ كرا سكوں حالانكہ ختنہ درد كا باعث ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جى ہاں ختنہ كرانے ميں بہت مصلحت پائى جاتى ہے اور پھر اس ليے بھى كہ يہ رسولوں كى سنت ہے، اور فطرتى سنت ميں بھى شامل ہے، اور اس ميں مكمل صفائى اور پاكيزگى ہے، اور قضائے حاجت اور جماع كے وقت نافع اور صحيح ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ سوجن اور جلن جيسى بيماريوں سے بھى محفوظ رہا جاتا ہے، اس كے ليے علاوہ اور بھى كئى ايك فوائد ہيں جو ختنہ كرتے وقت قليل سى درد كو بھلا ديتے ہيں، اور پھر اگر ختنہ چھوٹى عمر كيا جائے تو بڑى عمر ميں ختنہ كرنے سے درد بھى كم ہوتى ہے.

اس پر مستزاد يہ كہ كئى ايك اہل علم نے تو مردوں كے ليے ختنہ كرانا واجب ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنى كتاب " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

فصل: رہا ختنہ تو يہ مردوں كے ليے واجب ہے، اور عورتوں كے ليے ختنہ كرانا باعث عزت و تكريم ہے ليكن ان پر واجب نہيں، اكثر اہل علم كا قول يہى ہے.

امام احمد رحمہ اللہ كہتے ہيں:

مرد كا (ختنہ كرنا) زيادہ شديد ہے، اس ليے كہ جب مرد كا ختنہ نہ كيا جائے تو عضو تناسل پر چمڑى لٹكى رہتى ہے، اور اس كے نيچے صفائى نہيں ہوتى، ليكن عورت كا معاملہ اتنا شديد نہيں بلكہ آسان ہے، ابو عبد اللہ كہتے ہيں: ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ مرد كے معاملہ ميں سختى كرتے تھے، اور ان سے مروى ہے كہ ختنہ نہ كرانے والے شخص كا نہ تو حج ہے اور نہ ہى نماز.

اور حسن اس ميں رخصت ديتے ہوئے كہتے ہيں: جب مرد اسلام قبول كر كے تو پھر كوئى پرواہ نہيں كہ وہ ختنہ نہ كرائے، اور ان كا كہنا ہے: سفيد و سياہ لوگ اسلام لائے ليكن ان ميں سے كسى ايك كى تفتيش نہ كى گئى اور انہوں نے ختنہ نہ كرايا.

ختنہ کرانے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ: ستر‌پوشی واجب اور فرض ہے، اور اگر ختنہ کرانا واجب اور فرض نہ ہوتا تو پھر ختنہ کرنے کی بنا پر مختون شخص کی شرمگاہ کو دیکھ کر اس حرمت کو پامال کرنا جائز نہ تھا اور اس لیے بھی کہ یہ مسلمانوں کا شعار اور ان کی علامت ہے، اس لیے یہ واجب ہے، تو یہ بھی ان کے باقی شعار کی طرح ایك شعار ہوا.

اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کرے اور اس کا ختنہ کرنے سے اس کی جان کو خطرہ محسوس ہو تو ختنہ اس سے ساقط ہو جائیگا، کیونکہ غسل اور وضوء وغیرہ بھی جان کو خوف ہونے کی شکل میں ساقط ہو جاتا ہے، تو اس کا ساقط ہونا زیادہ اولی ہے، اور اگر اسے اپنی جان کا امن ہو تو اسے ختنہ کرانا لازم ہے.

حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے ابو عبداللہ سے دریافت کیا کہ اگر ذمی شخص مسلمان ہو تو آپ کی رائے کیا ہے کہ آیا وہ ختنہ کرا کر پاك ہو گا یا نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا:

اس کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے.

میں نے کہا: اگر وہ بڑی عمر کا مرد یا بڑی عمر کی عورت ہو تو پھر؟

ان کا جواب تھا: مجھے تو یہی پسند ہے کہ وہ پاکی اختیار کرے، کیونکہ حدیث میں ہے " ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کرایا تھا " اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت اور دین . الحج (78). انتہی.

اس لیے ۔ مسلمان بھائی ۔ آپ کو نصیحت ہے کہ آپ کسی ماہر اورتجربہ کار شخص سے اپنے بیٹے کا ختنہ ضرور کرائیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" پانچ کام فطرتی ہیں: ختنہ کرانا، اور زیرناف بال مونڈنا، مونچھیں کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھاڑنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5441).

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .